ملالہ،قومی ہیرو یا ملّت کی مجرم؟

محمد احمد حافظ

ملالہ یوسف زئی پر حملہ کیا ہوا پورا ملکی پریس، مغربی ذرائع ابلاغ، این جی اوز، اقوام متحدہ کے اہم عہدے دار، اور امریکی و یورپی سرکردہ افراد چیخ اٹھے کہ یہ ظلم ہوا ہے۔ خود ہمارے ملک کے سیاست دانوں میں سب سے زیادہ الطاف حسین کے پیٹ میں مروڑ اٹھا ہے اور وہ مسلسل علماء و طلبہ، دینی مدارس اور خصوصاً اس وقوعے کی آڑ میں دین کے خلاف زبان درازی کرنے اور ہذیان بکنے میں مصروف ہے۔ اس کی زبان مسلسل شعلے اگل رہی ہے اور اس واقعے کی بنیاد پر ملک میں اہل دین کے خلاف خونی آپریشن کرنے، انارکی پھیلانے اور کراچی کو بدترین تشدد کے حوالے کرنے کی دعوت دی جارہی ہے۔ الطاف حسین نے کراچی بھر کے خطیبوں، اماموں اور مدرسوں کے کوائف جمع کر کے نائن زیرو پہچانے کی ہدایت کردی ہے۔ چیف آف آرمی اسٹاف جنرل پرویز کیانی بھی ''دہشت گردوں'' کے خلاف اپنی جنگ کو تیز کرنے کے منصوبے بنارہا ہے۔ سوات اور قبائل میں ہزاروں بے گناہ مرد و خواتین اور بچوں پر جیٹ طیاروں اور ڈرون حملوں کے ذریعے ان کا خون پیا گیا اور شاید اب پھر کسی نئے آپریشن کی راہ ہموار کرنا مقصود ہے۔

اس جذباتی فضا میں کسی نے سوچنا گوارا نہیں کیا کہ ملالہ یوسف زئی کون ہے اور وہ کس تہذیب کی علمبردار اور کن قوتوں کی آلہ کار ہے؟ کیا سوات کے غیور عوام اس بات کو بھول جائیں گے کہ شیطانی قوتوں کے آلہ کار کا کردار ادا کرنے والی یہی وہ خاتون ہے جس نے عالمی سامراجی نشریاتی ادارے کے ترجمان بی بی سی ویب سائٹ پر سوات کے طالبان اور تحریک نفاذ شریعت محمدی کے کارکنان کے خلاف ڈائریاں لکھیں۔ شریعت کے خلاف اپنے خبث باطن کا اظہار کیا۔ سوات کے بدترین آپریشن کے لیے اپنے قلم کے ذریعے راہ ہموار کی۔ اس آپریشن کے دوران لاکھوں افراد بے گھر ہوئے، سینکڑوں مرد و خواتین کا قتل عام کیا گیا۔ مینگورہ اور سیدو شریف کے بازار ابھی تک ان تشدد زدہ لاشوں کو نہیں بھولے جنہیں روزانہ قتل کر کے کسی چوراہے پر پھینک دیا جاتا تھا...... اسی آپریشن کے دوران جید علماء کا قتل ہوا۔ نوے سالہ بوڑھے عالم دین مولانا محمد عالم، مولانا عزت اللہ، مولانا ولی اللہ کابلگرامی اور کئی دیگر جید علماء کو بدترین اذیتیں دے کر شہید کیا گیا۔ بعض علماء کو ہیلی کاپٹروں سے نیچے گرا کر شہید کیا گیا یہ سب کچھ پاکستان کی ناپاک اور امن کی نام نہاد علمبردار فوج نے کیا۔ تب کسی ادیب، شاعر، کالم نگار، اخبار نویس سیاست دان اور حکومتی ایوانوں میں بیٹھے جمہوری مولوی کو ''علم اور خوشبو'' کے قتل کی بات یاد نہ آئی۔ لال مسجد میں تین ہزار معصوم بچیوں کا قتل عام ٹھنڈے پیٹوں ہضم کرلیا گیا۔ کیا ان کا قتل تاریخ انسانی پر بدنما

داغ نہیں؟ کیوں الطاف حسین کی زبان اس ظلم پر خاموش رہی؟ مسٹر الطاف علماء کو حکم دیتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ ملالہ پر حملے کی مذمت کریں کیا وہ خود اس بات پر تیار ہے کہ لال مسجد کے قتل عام پر اظہار افسوس کرے؟

ملالہ یوسف زئی قوم کی ہیرو نہیں بلکہ قومی مجرم ہے، اس کی زہریلی تحریروں کے سبب ہزاروں معصوم بچے یتیم ہوئے خواتین بیوہ ہوئیں اور بوڑھے والدین اپنے جوان بیٹوں کے سہاروں سے محروم ہوئے۔ ملالہ یوسف زئی نے کھلے عام مسلمانوں کے قاتل اوبامہ کو اپنا ہیرو قرار دیا، اس نے اپنی تحریروں میں سنت رسول کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھا کہ (نعوذ باللہ) میں جب کسی ڈاڑھی والے کو دیکھتی ہوں تو فرعون کی یاد آنے لگتی ہے، برقع والی عورت دیکھ کر پتھر کا دور یاد آجاتا ہے۔ کیا ایسے خیالات رکھنے والی عورت کو مسلمان کہا جا سکتا ہے؟ ملالہ پاکستانی اور اسلامی تہذیب و معاشرت کی علامت نہیں بلکہ ویسٹرن سولائزیشن کی پرچارک ہے، وہ خاکی وردی میں ملبوس دہشت گردوں کی ساتھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے قاتل ہم آواز ہو کر ملالہ کے ساتھ کھڑے ہو گئے ہیں، آخر کوئی تو وجہ ہے ایک غلیظ امریکی فاحشہ گلوکارہ میڈونا نے برہنہ ہو کر اس کے نام گانا گایا، اور اپنی کمر پر لکھا malala سب کو دکھایا۔

ملالہ پر حملے کے فوراً بعد طالبان کی جانب سے ذمہ داری قبول کرنا ایک مشکوک امر ہے۔ ہمیں یہ بھی سوات کی کوڑوں والی جعلی ویڈیو جیسا معاملہ نظر آتا ہے۔ اس وقت بھی اس ویڈیو کے ذریعے پورے ملک میں جذباتی فضا بنادی گئی تھی۔ ابھی حال ہی میں رمشا مسیح کیس اس کی مثال ہے جس میں بے گناہ امام مسجد کو جھوٹے گواہوں کے ذریعے پھنسایا گیا۔ اور میڈیا حسب سابق اسلام اور اسلام کے نام لیوؤں کے خلاف اپنے خبثِ باطن کے اظہار کے لیے میدان میں اتر آیا۔ ملالہ حملے کے بعد میڈیا اور تشدد کے حامی سیاست دانوں نے جو فضا بنادی ہے اس نے رائے عامہ کے لیے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں ختم کر دی ہیں۔ کنٹرولڈ میڈیا صرف وہی بولی بول رہا ہے جو امریکا اور شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار دیسی لبرل اور کاٹھے سیکولر فاشسٹوں کے ساتھ ساتھ خاکی وردی والے سننا چاہتے ہیں۔ طوطے کی طرح رٹے ہوئے بیان دیے جا رہے ہیں۔ سامراجی عنڈوں اور ان کے زرخرید غلام، کرائے کے پیسہ ور قاتلوں جیسے تاریک کردار کا مظاہرہ کرنے والے لا انفورسمنٹ اداروں کو جب بھی کوئی خونی آپریشن کرنا ہوتا ہے تو اسی طرح کا ڈرامہ رچا کر پورے ملک میں جذباتی فضا بنادی جاتی ہے۔ پھر اس کی آڑ میں ہزاروں افراد بے گھر ہوئے ہیں۔ بستیاں تباہ کر دی جاتی ہیں، اور غیور مسلمانوں پر ایسے ایسے مظالم ڈھائے جاتے ہیں کہ آسمان بھی کانپ اٹھتا ہوگا پاکستان کے عوام کو سوچنا ہوگا کہ وہ کب تک بے بنیاد، بے کردار، بے غیرت، بے دین دہشت گردوں کی حمایت کرتے رہیں گے؟ وہ کب تک بدکردار سیاست دانوں، عمران خان اور الطاف حسین جیسے انسانی خون کے پیاسوں کے ہاتھوں یرغمال بنے رہیں گے؟

ظالمو! اپنے ظلم سے باز آجاؤ! طالبان کا نام لے کر شریعت کے خلاف ہذیان بکنا بند کر دو ڈرو اس دن سے جب تمہارا اقتدار نیست و نابود ہو جائے گا اور تمہیں مجرموں کے کٹہرے میں لایا جائے گا!!